



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

- 1۔ دفنانے کے بعد روح اپنا وقت آسمان پر گزرتی ہے یا قبر میں یا دونوں جگہ؟
- 2۔ موت کے بعد غسل جنازے اور دفن ہونے تک انسانی روح پر کیا یقینی ہے۔ اس کے کیا احساسات ہوتے ہیں۔
- 3۔ کیا وہ رشتہ داروں کو دیکھتا اور ان کی آہ بکا کو سنتا ہے جسم کو چھونے سے اسے تکلیف ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

قبر میں بعد از سوال مومن کی روح علیین میں اور کافر کی سجن میں چلی جاتی ہے۔ لیکن ہر روح کا مستقر سے معنوی اتصال بدستور قائم رہتا ہے اور یہ اتصال دنیاوی زندگی کے مشابہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے قریب تر حالت سونے ہوئے انسان کی ہے۔ بظاہر اس کی روح اتصالی شکل میں کوئی جگہ گھومتی پھرتی ہے۔ اور بعض علماء نے اس کو سورج کی شعاعوں سے بھی تشبیہ دی ہے۔ جو دور دور تک پھیلتی جاتی ہیں۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مطبوعہ فتاویٰ میں فرماتے ہیں:

ان ارواح المومنین فی علیین و ارواح الکفار فی سجن و لکل روح اتصال و ہوا اتصال معنوی لایشبہ الاتصال فی الحیاة الدنیا بل اشبہ شئی بہ حال النائم انضالا و شبہ بعضہم بالشس ای بشعاع الشس و ہذا مجمع ما افرق من الاخبار ان محل "الارواح فی علیین و سجن و من کون اقیة الارواح عند اقیة قبورہم کما نقلہ ابن عبد البر عن الجسور

اور شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "

ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کا قول یعنی روحوں کا عالم قبور میں ہونا اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول یعنی روحوں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پیتی ہیں۔ یہ اقوال ضعیف ہیں۔ کیونکہ قرآن کے ظاہر کے مخالفت ہیں۔ قرآن کا ظاہر دلالت کرتا ہے کہ ارواح اللہ کے ہاں مسک (نہیں) ہیں۔ انہیں نعمتیں اور عذاب اللہ کی مشیت کے تحت پہنچتا رہتا ہے۔ اس میں کوئی مانع (رکاوٹ) نہیں کہ ان پر عذاب اور نعمتیں پیش ہوں۔ پھر سب بدن یا اس کے بعض اجزاء کو اس کا احساس بھی ہو اور مشارالہ دلیل اللہ کا ارشاد ہے:

اللہ یتوکل علی انفسہ صین مؤینا

(حاشیہ فتح الباری: 3/223)

نیز ایک صحیح حدیث میں ہے:

(ان امکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا» صحیح البخاری کتاب الدعوات رقم الباب (13) ح (6320)

(شرح العقیدۃ الطحاویہ ص 389 اور 391-392) فتح الباری (4/243) بمعہ حاشیہ شیخ ابن باز رحمۃ اللہ تعالیٰ لاندید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

نمبر 4۔ اس دوران میں بھی من وجر روح کا تعلق بلا اعادہ بدن سے قائم رہتا ہے۔ جس کا احساس اسے مختلف امور میں کرا دیا جاتا ہے۔ مثلاً صالح انسان شدت سے ثواب موعود کا منظر رہتا ہے جبکہ نافرمان پریشانی کا اظہار کرتا ہے۔ اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے:

باب قول المیت وہو علی الجنازة قد مونی» صحیح البخاری کتاب الجنائز رقم الباب

"باب اس بات کا کہ میت اس وقت جب کہ اس کی لاش چارپائی پر ہوتی ہے یہ کہتی ہے مجھے جلدی لے چلو۔"

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

